بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ ۲ ہجرت ۱۳۵۴ہش ۲ مئی ۱۹۷۵ء | نمبر ۹۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

پیشاب میں انفیکشن ابھی پوری طرح نہیں گئی۔ کمزوری بھی کافی ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور حضور کی عمر میں بہت برکت دے۔ آمین

ربوہ ۲ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

طبیعت پہلے سے بہتر ہے البتہ کمزوری ہے۔ نواب محمد احمد خان صاحب بغرض علاج کراچی جا رہے ہیں۔

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا اور محترم نواب محمد احمد خان صاحب کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے آمین۔

ربوہ یکم ہجرت۔ آج بعد نماز عصر ایوانِ محمود میں خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام منعقد ہونے والی بائیسویں سالانہ تربیتی کلاس بخیروخوبی اختتام پذیر ہوگئی۔ اختتامی تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک و نظم سے ہوا جس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم اے صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک مختصر بصیرت افروز پیغام پڑھ کر سنایا۔ مکرم مرزا محمد الدین صاحب ناز ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس نے کلاس کی مختصر رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے زیرِ ارشاد اس تقریب میں مہمانِ خصوصی تھے کامیاب ہونے والے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے اور مختصر خطاب فرمایا جو طلباء کے لئے قیمتی نصائح پر مشتمل تھا۔ اس خطاب کے بعد محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے جملہ خدام سے ان کا عہد دہروایا۔ آخر میں اس تقریب کے صدر محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔

(اس تقریب کی قدرے تفصیلی روداد انشاء اللہ بعد میں شائع ہوگی)

مکرم حاجی محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ افریقہ عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار چلے آرہے ہیں۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم حاجی صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار نذیر احمد خان

کارکن نظارت امورعامہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومنوں پر آنیوالے مصائب اُن کیلئے تریاق ہو جایا کرتے ہیں

ابتلاؤں اور سختیوں کے نتیجہ میں ان کیلئے خدا کی رحمت کے خزانے کھولے جاتے ہیں

"یہ خیال نہ آوے کہ انبیاء اور مومنوں کو کیوں تکلیفیں آتی ہیں؟ ان لوگوں پر بھی بعض بلائیں آتی ہیں مگر وہ ان کے واسطے آثارِ رحمت ہوتی ہیں۔ دیکھو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسی کیسی مصائب آئی تھیں ان کو گننا بھی کسی بڑے دل کا کام ہے۔ ان کے نام سے ہی انسان کے بدن پر لرزہ آتا ہے۔ پھر جو کچھ سلوک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہیوں سے ہوئے انکی بھی تاریخ گواہ ہے۔ کیا کوئی ایسی بھی تکلیف تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کو پہنچائی نہ گئی ہو؟ جس طرح انکو ایذا دہی میں کفار نے کوئی دقیقہ باقی نہ اٹھا رکھا تھا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے کمالات میں کوئی کمی باقی نہ رکھی۔ اصل میں ان لوگوں کے واسطے یہ مصائب اور سختیاں تریاق ہو جایا کرتی ہیں۔ ان لوگوں کے واسطے خدا کی رحمت کے خزانے انہیں سختیوں ہی کی وجہ سے کھولے جاتے ہیں ..... ایسے وقت میں انسان کو چاہیئے کہ صبرِ جمیل کرے اور خدا تعالیٰ سے بدظن نہ ہو۔ وہ لوگ تو خدا کے ابتلاء کو انعام کے رنگ میں دیکھتے ہیں اور ابتلاء میں لذّت پاتے ہیں۔ قرب کے مراتب جس طرح جلد ابتلاء کے وقت میں طے ہوتے ہیں وہ یُوں زہد و تعبّد یا ریاضت سے تو سالہا سال میں بھی تمام نہیں کئے جاتے۔ ان لوگوں میں سے جو خدا کے قرب کا نمونہ بنے اور خلق کی ہدایت کا تمغہ ان کو دیا گیا، وہ خدا تعالیٰ کے محبوب ہوئے، ایک بھی نہیں جس پر کبھی نہ کبھی مصائب اور شدائد کے پہاڑ نہ گرے ہوں۔ ان لوگوں کی مثال مشک کے نافہ کی سی ہوتی ہے وہ جب تک بند ہے اس میں اور ایک مٹی کے ڈھیلے میں کچھ تفاوت نہیں پایا جاتا مگر جب اس پر سختی سے جراحی کا عمل کیا جاوے اور اسکو چھری یا چاقو سے چیرا جاوے تو معاً اس میں ایک خوشکن خوشبو نکلتی ہے جس سے مکان کا مکان معطر ہو جاتا ہے اور قریب آنیوالا بھی معطر کیا جاتا ہے۔ سو یہی حال انبیاء اور صادق مومنوں کا ہے کہ جبتک انکو مصائب نہ پہنچیں تب تک انکے اندرونی قویٰ چھپے رہتے ہیں اور انکی ترقیات کا دروازہ بند ہوتا ہے... غرض ایسے ایسے مصائب ہیں جو ان کیلئے رحمت ہیں اور ان سے اُن لوگوں کے اندرونی قویٰ ظاہر ہوتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۹۲)

پبلشر مسعود احمد۔ پرنٹر سید عبدالحی۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲ ہجرت ۱۳۵۴ھش
۲ مئی ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوگا وہی جو خدا چاہتا ہے

قبل ازیں قرآنِ مجید کی رُو سے ہم یہ واضح کر چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو یہ تاکیدی حکم دیا ہے کہ وہ تقویٰ اختیار کریں اور واضح فرمایا ہے کہ اس کے بغیر ان کا مومن ہونا متحقق نہیں ہوگا اور اگر وہ تقویٰ اختیار کرنے سے انکار کریں گے تو ان کا محض زبانی ایمان انہیں کوئی فائدہ نہ پہنچا سکے گا بلکہ تقویٰ سے عمداً اور مسلسل گریز کی صورت میں خدا تعالیٰ جب چاہے گا ایک اور قوم کو آگے لے آئے گا جو اپنے آپکو روحِ تقویٰ سے مزیّن کر کے اپنی جانی و مالی قربانیوں کے ذریعہ اسلام کو دُنیا میں سربلند کرنے والی ہوگی اور اسے عملاً غالب کر دکھائے گی۔

تقویٰ اللہ کی اس بنیادی اہمیت کے پیشِ نظر فی الوقت ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ چونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آخری زمانہ میں جو یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اِسْمُہٗ وَلَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُہٗ کا مصداق تھا احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے اس لئے آپ نے احیاء اسلام کے سلسلہ میں سب سے زیادہ زور تقویٰ اختیار کرنے پر ہی دیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:-

"(خدا نے) ہمیں جس بات پر مامور کیا ہے وہ یہی ہے کہ تقویٰ کا میدان خالی پڑا ہے، تقویٰ ہونا چاہیئے ...... اگر تم تقویٰ کرنے والے ہوگے تو ساری دُنیا تمہارے ساتھ ہوگی۔ پس تقویٰ پیدا کرو۔ جو لوگ شراب پیتے ہیں یا جن کے مذہب کے شعائر میں شراب جزوِ اعظم ہے اُن کو تقویٰ سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا، وہ نیکی سے جنگ کر رہے ہیں۔ پس اگر اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو ایسی خوش قسمت دے کہ وہ بدیوں سے جنگ کرنے والے ہوں اور تقویٰ و طہارت کے میدان میں ترقی کریں تو یہی بڑی کامیابی ہے اور اس سے بڑھ کر کوئی چیز مؤثر نہیں ہو سکتی۔" (الحکم ۱۷ر جنوری ۱۹۰۳ء)

تقویٰ اختیار کرنے کی نہایت مؤثر انداز میں تلقین کرنے کے ساتھ ساتھ آپ نے دُنیا میں پھیلے ہوئے اس عام خیال کی بھی پُر زور تردید فرمائی کہ مومن بننے کے لئے محض زبان سے مومن ہونے کا اقرار کرنا ہی کافی ہے اور یہ کہ اس کے لئے تقویٰ اختیار کرنا اور اپنے عمل سے مومن ہونے کا ثبوت فراہم کرنا چنداں ضروری نہیں۔ آپ نے اسے شیطانی وسوسہ اور نفس کا ایک دھوکا قرار دیا اور واضح فرمایا کہ یہ ایسا خطرناک خیال ہے جو خدا کے غضب کو بھڑکانے کا موجب ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:-

"جو لوگ (عام دنیوی خیال کے بموجب) نری بیعت کر کے چاہتے ہیں کہ خدا کی گرفت سے بچ جائیں وہ غلطی کرتے ہیں۔ اُن کو نفس نے دھوکہ دیا ہے۔ دیکھو طبیب جس وزن تک مریض کو دواء پلانی چاہتا ہے اگر وہ اس حد تک نہ ہو تو شفاء کی اُمید رکھنی فضول ہے۔ ...... پس اس حد تک صفائی اور تقویٰ اختیار کرو جو خدا تعالیٰ کے غضب سے بچانے والا ہوتا ہے۔" (الحکم ۱۷ر جنوری ۱۹۰۳ء)

اِس غلط خیال کی ہلاکت آفرینی کو تاریخی مثالوں سے واضح کرتے ہوئے آپ نے ایک اور موقع پر فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے، ویسا ہی قہّار اور مُنتقم بھی ہے۔ ایک جماعت کو دیکھتا ہے کہ ان کا دعویٰ اور لاف و گزاف تو بہت کچھ ہے اور ان کی عملی حالت ایسی نہیں تو اس کا غیظ و غضب بڑھ جاتا ہے۔ پھر ایسی جماعت کی سزا دہی کے لئے وہ کفّار کو ہی تجویز کرتا ہے۔ جو لوگ تاریخ سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ کئی دفعہ مسلمان کافروں سے تہ تیغ کئے گئے جیسے چنگیز خاں اور ہلاکو خاں نے مسلمانوں کو تباہ کیا، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے حمایت اور نصرت کا وعدہ کیا ہے، لیکن پھر بھی مسلمان مغلوب ہوئے۔ اِس قسم کے واقعات بسا اوقات پیش آئے، اِس کا باعث یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ (ایک جماعت) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تو پکارتی ہے لیکن اُس کا دل اور طرف ہے اور اپنے افعال سے وہ بالکل رُو بدنیا ہے تو پھر اُس کا قہر اپنا رنگ دکھاتا ہے۔ اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اُس کا قول و فعل کہاں تک ایک دُوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔ پھر جب دیکھے کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ وہ موردِ غضبِ الٰہی ہوگا۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۰، ۱۱)

آج بھی دنیا کے حالات پر نگاہ ڈالی جائے تو یہ کربناک اور تشویش انگیز حقیقت سامنے آئے بغیر نہیں رہتی کہ یُوں تو بہت کچھ بلکہ دنیوی نقطۂ نگاہ سے سب کچھ ہے لیکن تقویٰ اللہ سرے سے مفقود ہے۔ اور جب تقویٰ اللہ ہی مفقود ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی معیت اور اُس کی تائید و نصرت کیسے نصیب ہو۔ اس صُورتِ حال کے پیشِ نظر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے زیادہ زور تقویٰ پر ہی دیا اور نہ صرف زور دیا بلکہ عام واعظوں سے بڑھ کر اپنی خداداد قوّتِ قُدسیہ کے زیرِ اثر اپنے متبعین کے دلوں میں تقویٰ کا بیج بونے کے بعد اس کی اس جانسوزی کے ساتھ آبیاری فرمائی کہ وہ ایک سایہ دار اور پھلدار درخت کی شکل میں بڑھتا اور پھیلتا چلا گیا اور اب اس کی شاخیں یورپ، امریکہ، افریقہ اور مشرقِ بعید کے ممالک تک پہنچ کر سعید رُوحوں کو اپنے طمانیت بخش سایہ میں جمع کر رہی ہیں۔ اور وہ وقت بھی آئے گا اور یقیناً آئے گا جب یہ درخت کُل دُنیا پر محیط ہو کر تمام بنی نوعِ انسان کو اپنے عافیت بخش سایہ سے مستفیض کرے گا اور اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کر دکھائے گا۔

خدائی وعدوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتوں کے بموجب اسلام دُنیا میں غالب آئے گا اور ضرور آئے گا مگر اُن مومنوں کے ذریعہ سے جو صحیح معنوں میں متقی ہوں گے کیونکہ فتح کی کُنجی تقویٰ ہے نہ کہ محض قیل و قال۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غلبۂ اسلام کی بشارت دینے کے ساتھ ساتھ اُس حتمی اور یقینی ذریعہ پر بھی روشنی ڈالی جس سے یہ غلبہ ظاہر ہونا مقدّر ہے جیساکہ آپ نے فرمایا:-

"آدمؑ سے لے کر آج تک کسی کو تقویٰ کے سوا فتح نہیں ہوئی۔ فتح کی کُنجی خدا کے ہاتھ میں ہے۔ فتح صرف اُس کو ہو سکتی ہے جس کا [illegible] تقویٰ میں سب سے بڑھ کر ہو۔ تقویٰ کا پودا قائم ہو جائے تو اُس کے ساتھ زمین و آسمان اُلٹ سکتے ہیں۔" (الحکم ۱۷ر ستمبر ۱۹۰۱ء)

پس کامیابی اور فتح متقیوں کے لئے مقدّر ہے اور خدا کی نگاہ میں وُہی برگزیدہ اور معزّز ہیں جو سب سے زیادہ متقی ہیں خواہ دُنیا جو خود اپنے اقرار کے بموجب تقویٰ سے عاری ہے انہیں بے حیثیت سمجھے اور حقارت کی نگاہ سے دیکھے۔ ہوگا وہی جو خدا نے چاہا ہے نہ کہ وہ جو دُنیا والے اپنی تمامتر بداعمالیوں اور غیر متقیانہ اعمال کے باوجود چاہتے ہیں۔

بے کلی کی دُعا قبول ہوئی

بے کلی کی دُعا قبول ہوئی
کشتِ دل جل اُٹھی تو پھول ہوئی

بے قراری میرا اشعار ہوا
بے نیازی تیرا اصُول ہوئی

قدرتاً چھن گئے بہشت کے باغ
فطرۃً آدمی سے بھول ہوئی

اے نبیؐ! تجھ سے ابنِ آدم میں
روحِ انسانیت حلول ہوئی

لائقِ رُشد یہ بشر ٹھہرا
کوششِ اہرمن فضول ہوئی

روحِ گلشن اُبھر کے گلشن میں
کہیں کانٹا کہیں پہ پھول ہوئی

دورِ حاضر کے دیکھ کر انداز
کچھ طبیعت میری ملول ہوئی

(عبدالسلام اختر ایم۔ اے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نشاناتِ الٰہیہ سے سعید لوگ ہی فائدہ اٹھاتے ہیں

از مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ساہیوال

اللہ تبارک وتعالےٰ جلّ شانہٗ و عز اسمہ اپنے پیاروں کو عام طور پر اور مصائب ومشکلات کے وقت خاص طور پر ہمیشہ رویاء صادقہ، مکاشفات صالحہ مکالمات یقینیہ، مخاطبات صحیحہ اور نشانات الٰہیہ سے نوازتا ہے جو ان کی تسلی وتشفی وتقویت کا موجب ہوتے ہیں ان سے خدا تعالےٰ کے وجود پر زبردست ثبوت ملتا ہے اور خدا تعالےٰ کی محبت و یقین ومعرفت پایۂ تکمیل کو پہنچتی ہے الٰہی کلام والہام ونشانات سے خدا اور بندہ کے درمیان کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہتی اور یہ عظیم نعمت خاص طور پر صرف اسلام ہی میں پائی جاتی ہے یعنی جب ایک سچا مسلمان اپنی خواہشات و جذبات نفسانیہ سے منقطع ہو کر فنا کا لبادہ اوڑھ لیتا ہے اور خدا تعالےٰ اور اس کے رسول سے وفاداری کو کمال تک پہنچا دیتا ہے تو اسے اجابتِ دعا امور غیبیہ حقائق ومعارف اور اعلیٰ مکالمہ الٰہیہ اور انسانی طاقتوں سے بالاتر نشانات نصیب ہوتے ہیں

جن کو نشانِ حضرتِ باری ہوا نصیب
وہ اس جنابِ پاک سے ہر دم ہوئے قریب

چنانچہ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:-

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ نُزُلًا مِنْ غَفُورٍ رَحِيمٍ

(سورۃ حم سجدہ آیت ۳۱ تا ۳۳)

ترجمہ:- وہ لوگ جنہوں نے کہا تھا کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ پھر مستقل مزاجی سے اس عقیدہ پر قائم ہو گئے تھے ان پر فرشتے اتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو اور اس جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ہم دنیا میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی تمہارے دوست رہیں گے اور اس یعنی جنت میں جو کچھ تمہارے جی چاہیں گے تم کو ملے گا اور جو کچھ تم مانگو گے وہ بھی تم کو اس میں ملے گا یہ بخشنے والے اور بے انتہا کرم کرنے والے خدا کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہوگا۔ (تفسیر صغیر)

پس اللہ تعالےٰ پر کامل ایمان اور کامل استقامت سے فرشتوں کے ذریعہ دل پر اطمینان اور تسلی اور راحت اور سرور اور ذوق وشوق اور محبت الٰہی قائم ہوتی ہے سب سے بڑی استقامت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام احکام، اوامر ونواہی پر پورا پورا عمل کیا جائے اور کسی مشکل مصیبت اور ابتلاء کے وقت وفاداری اور جاں نثاری کا دامن نہ چھوڑا جائے بلکہ قدم آگے بڑھایا جائے۔ پھر اللہ تعالےٰ بھی محنت کو بے ثمر نہیں چھوڑتا وہ اپنے کلام والہام اور معجزات اور نشانات سے نوازتا ہے۔

ہے وہی وہ کہ جس کا خدا آپ ہو عیاں
خود اپنی قدرتوں سے دکھا دے کہ ہے کہاں

نشان طلب کرنا پسندیدہ امر نہیں

بے شک اللہ تعالےٰ اپنے برگزیدہ بندوں اور اولیاء کو نشانات دکھاتا ہے مگر اس سے وہی لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں جو پہلے حسن ظنی سے کام لیتے ہیں اور ان میں نیکی اور سعادت پائی جاتی ہے۔ سعید لوگ نشان طلب نہیں کرتے مگر وہ نشانوں سے بے نصیب بھی نہیں رہتے وہ خدا کے فرستادہ کا چہرہ دیکھ کر شناخت کر لیتے ہیں کہ ایسا جھوٹوں کا چہرہ نہیں ہو سکتا۔ اس کے اخلاق حسنہ اور اوصاف حمیدہ سے معلوم کر لیتے ہیں کہ ایسی اعلیٰ درجہ کی استقامت اور صبر وتوکل اور جرأت اور وفاداری اور خدمت خلق اور خدا ترسی محض اللہ تعالےٰ کے پیاروں ہی کو مل سکتی ہے۔ پس سعید لوگ بغیر نشان کے ہی مانتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ عام طور پر اپنی ہستی کی طرف توجہ دلانے کے لئے ہر قدم پر نشان نمائی فرماتا ہے مگر وہ لوگ جو نشان یا معجزہ یا کرامت طلب کرتے ہیں ان کے اس مطالبہ کو پسندیدہ قرار نہیں دیا گیا۔ کیونکہ اکثر وہی لوگ ان سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:-

۱۔ وَكَأَيِّنْ مِنْ آيَةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ ۝

(سورہ یوسف آیت ۱۰۶)

ترجمہ: آسمانوں اور زمین میں بہت نشان (موجود) ہیں جن کے پاس سے یہ لوگ ان سے اعراض کرتے ہوئے گذر جاتے ہیں

يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ۔

(انعام آیت ۱۵۹)

یعنی جب بعض نشان ظاہر ہوں گے تو اس دن ایمان لانا بے سود ہوگا اور جو شخص صرف نشان کے دیکھنے کے بعد ایمان لایا ہے اس کو وہ ایمان نفع نہیں دے گا۔

۳۔ فرمایا وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا"

(سجدہ آیت ۲۳)

اور جس کو اس کے رب کی آیات یاد دلائی جائیں پھر بھی وہ ان سے اعراض کرے اس سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے۔

۴۔ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَاءَتْهُمْ آيَةٌ لَيُؤْمِنُنَّ بِهَا قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِنْدَ اللَّهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ أَنَّهَا إِذَا جَاءَتْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝

(سورہ انعام آیت ۱۱۰)

اور انہوں نے اللہ کی پکی قسمیں کھائی ہیں کہ اگر ان کے پاس کوئی نشان آئے تو وہ اسے ضرور قبول کریں گے تو مومنوں سے کہہ کہ نشانات بھی اور وہ چیز بھی جو تمہیں بتا دے گی کہ جب وہ نشانات آجائیں تو وہ لوگ ایمان پھر بھی نہیں لائیں گے اللہ ہی کے پاس ہے۔

۵۔ وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا مِنْ قَبْلُ

"اور ضرور ان کے پاس ان کے رسول نشان لے کر آئے تھے مگر وہ اس پر بھی ایمان نہ لاتے کیونکہ وہ ابتداء میں انکار کر چکے تھے۔"

۶۔ وَمَا تَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ۝ فَقَدْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ فَسَوْفَ يَأْتِيهِمْ أَنْبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝

(سورہ انعام آیت ۵-۶)

اور ان لوگوں کے پاس ان کے رب کی نشانوں میں سے کبھی کوئی نشان نہیں آتا مگر ان کا معاملہ یہ رہا ہے کہ وہ اس سے اعراض کرتے چلے آتے ہیں۔ پس کامل حق یعنی قرآن جب ان کے پاس آیا تو اس کا بھی انہوں نے انکار کر دیا اب اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ جن باتوں کے متعلق وہ ہنسی کرتے تھے جلد ہی ان کے وقوعہ کی خبریں ان کو ملنے لگ جائیں گی۔

(تفسیر صغیر)

کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مخاطب بادشاہ مصر فرعون نے کم نشان دیکھے تھے؟ فرعون نے پے در پے نو نشان دیکھے مگر اس نے ان سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔ کیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ابوجہل نے کوئی بھی نشان نہیں دیکھا تھا؟ آخر پر اس نے یہ دعا کی "اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ هَٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ۔

(سورہ انفال آیت ۳۳)

اے اللہ اگر تیری طرف سے یہ دین حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ابوجہل کی دعا قبول کرلی اور اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق

وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (سورہ انفال ع۱۸)

اور جب تو نے پتھر پھینکے تھے تو نے تو نہیں پھینکے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکے تھے۔ یعنی جنگ بدر میں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پتھروں کی مٹھی کفار کی طرف یہ کہتے ہوئے پھینکی کہ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ تو الٰہی حکمت کے ماتحت اس نے آندھی کی شکل اختیار کرلی اور کافروں کی شکست اور ابوجہل کے قتل اور واصل جہنم کرنے کا موجب ہوئی۔ یہ نشان دیکھکر کتنے کفار ایمان لائے؟ حقیقت یہ ہے کہ بدقسمت لوگ نشان دیکھکر بھی تکذیب کرتے رہتے ہیں اور ایمان نہیں لاتے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى
عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ
بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ
الظّٰلِمُوْنَ ۝
(انعام آیت ۲۲)

اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوسکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے یا اس کے نشانات کو جھٹلاتا ہے سچی بات یہ ہے کہ ظالم کبھی کامیاب نہیں ہوتے

اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ایک زبردست نشان ہوتا ہے کہ الٰہی جماعتیں استقلال اور استقامت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل پیرا ہوتے ہوئے شاہراہ غلبہ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتی چلی جاتی ہیں اور کوئی چیز خواہ مشکلات کا کتنا بڑا پہاڑ ہو دنیاوی لالچ و حرص کی کتنی بڑی امید کی کرن ہو ان کی ترقی کے راستہ میں روک پیدا نہیں کرسکتی اور دنیا اپنی آنکھوں سے یہ نظارہ دیکھ لیتی ہے کہ

"اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي
الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ
اَطْرَافِهَا - (انبیاء ۴۵)

کہ مخالفین کے افراد کم ہوجاتے ہیں اور وہ ظالم جو الٰہی جماعتوں کے راستہ میں روک پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے ظلم وستم کو انتہا تک پہنچا دیتے ہیں آخر وہ کیفر کردار تک پہنچائے جاتے ہیں وہ اپنے مقاصد میں ناکام ہوجاتے ہیں مگر الٰہی جماعت ایک قدم بھی نہیں رکتی اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ دن دگنی رات چوگنی ترقی کے راستہ پر گامزن رہتی ہے۔ سو سوچنے والوں کے لئے یہ بھی ایک زبردست نشان ہے؟

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے!

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نشاناتِ الٰہیہ کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اگر رسولوں اور نبیوں اور اولیاء کرام علیہم السلام سے بلاشبہ نشان ظاہر ہوتے ہیں مگر سعید آدمی جو خدا تعالیٰ کے پیارے ہیں اُن نشانوں سے پہلے اپنی فراست صحیحہ کے ساتھ قبول کرلیتے ہیں اور جو لوگ نشانوں کے بعد قبول کرتے ہیں وہ لوگ خدا تعالیٰ کی نظر میں ذلیل اور بے قدر ہیں بلکہ قرآن کریم بآواز بلند فرماتا ہے کہ جو لوگ نشان دیکھنے کے بغیر حق کو قبول نہیں کرسکتے وہ نشان کے بعد بھی قبول نہیں کرتے کیونکہ نشان کے ظاہر ہونے سے پہلے وہ بالجہر منکر ہوتے ہیں اور علانیہ کہتے پھرتے ہیں کہ یہ شخص کذاب اور جھوٹا ہے کیونکہ اس نے کوئی نشان نہیں دکھلایا اور ان کی ضلالت کا زیادہ یہ موجب ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ بھی بباعث اُن کی اپنے بندوں کے نشان دکھلانے میں کچھ تاخیر اور توقف ڈالتا ہے اور وہ لوگ تکذیب اور انکار میں پختہ ہوجاتے ہیں یہاں تک کہ انکار میں ترقی کرتے کرتے اپنی رائوں کو پختہ کرلیتے ہیں اور دعوے سے کہتے ہیں کہ درحقیقت یہ شخص کذاب ہے مفتری ہے مکار ہے دروغگو ہے جھوٹا ہے اور منجانب اللہ نہیں ہے۔ پس جب وہ شدت سے اپنی رائے کو قائم کرچکتے ہیں اور تقریروں کے ذریعہ اور تحریروں کے ذریعہ سے اور مجلسوں میں بیٹھ کر اور منبروں پر چڑھ کر اپنی مستقل رائے دنیا میں پھیلا دیتے ہیں کہ درحقیقت وہ شخص کذاب ہے۔ تب اُس وقت عنایت الٰہی توجہ فرماتی ہے کہ اپنے عاجز بندے کی عزت اور صداقت ظاہر کرنے کے لئے اپنا نشان ظاہر کرے سو اس وقت کوئی غیبی نشان ظاہر ہوتا ہے جس سے صرف وہ لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں جو پہلے مان چکے تھے اور انصاف میں داخل ہوگئے تھے یا وہ جنہوں نے اپنی زبانوں اور اپنی قلموں اور اپنے خیالات کو مخالفانہ اظہار سے بچا لیا تھا لیکن وہ بدنصیب گروہ جو مخالفانہ رائوں کو ظاہر کرچکے تھے وہ نشان دیکھنے کے بعد بھی اس کو قبول نہیں کرسکتے کیونکہ وہ تو اپنی رائیں ملک میں بذریعہ اشتہار شائع کرچکے۔ اشتہار دے چکے مہریں لگا چکے کہ یہ شخص درحقیقت کذاب ہے اس لئے اب اپنا مشہور کردہ رائے سے مخالف اقرار کرنا اُن کے لئے موت سے بھی زیادہ سخت ہوجاتا ہے۔ کیونکہ اس سے اُن کی ناک کٹتی ہے اور ہزاروں لوگوں پر اُن کی حماقت ثابت ہوتی ہے کہ پہلے تو بڑا وہ شور سے دعوے کرتے تھے کہ یہ شخص ضرور کاذب ضرور کاذب ہے اور قسمیں کھاتے اور اپنی عقل اور علمیت جتلاتے تھے اور اب اس کی تائید کرتے ہیں۔

(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۳۵، ۳۳۶)

اسی طرح سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے ایمان کا ثواب اکثر اسی امر سے مشروط کر رکھا ہے کہ نشان دیکھنے سے پہلے ایمان ہو اور حق اور باطل میں فرق کرنے کے لئے یہ کافی ہے کہ چند قرائن جو وجہ تصدیق ہوسکیں ہاتھ میں ہوں اور تصدیق کا پلہ تکذیب کے پلہ سے بھاری ہو۔ مثلاً حضرت صدیق اکبر ابوبکر رضی اللہ عنہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تو انہوں نے کوئی معجزہ طلب نہیں کیا اور جب پوچھا گیا کہ کیوں ایمان لائے تو بیان کیا کہ میرے پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امین ہونا ثابت ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ انہوں نے کبھی کسی انسان کی نسبت بھی جھوٹ کو استعمال نہیں کیا چہ جائیکہ خدا تعالیٰ پر جھوٹ باندھیں۔ ایسا ہی اپنے اپنے مذاق پر ہر یک صحابی ایک ایک اخلاقی یا تعلیمی فضیلت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دیکھ کر اور اپنی نظر دقیق سے اسکو وجہ صداقت ٹھہرا کر ایمان لائے تھے اور اُن میں سے کسی نے بھی نشان نہیں مانگا تھا اور کاذب اور صادق میں فرق کرنے کے لئے اُن کی نگاہوں میں یہ کافی تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تقویٰ کے اعلیٰ مراتب پر ہیں اپنے منصب کے اظہار میں بڑی شجاعت اور استقامت دکھلاتے ہیں اور جس تعلیم کو لائے ہیں وہ دوسری سب تعلیموں سے صاف تر اور پاک تر اور سراسر نور ہے اور تمام اخلاق حمیدہ میں بے نظیر ہیں اور للہی جوش ان میں اعلیٰ درجہ کے پائے جاتے ہیں اور صداقت ان کے چہرہ پر برس رہی ہے۔ پس انہیں باتوں کو دیکھ کر انہوں نے قبول کرلیا کہ وہ درحقیقت خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ اس جگہ یہ نہ سمجھا جائے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے معجزات ظاہر نہیں ہوئے۔ بلکہ تمام انبیاء سے زیادہ ظاہر ہوئے لیکن عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ اوائل میں کھلے کھلے معجزات اور نشان مخفی رہتے ہیں تا صادقوں کا صدق اور کاذبوں کا کذب پرکھا جائے یہ زمانہ ابتلاء کا ہوتا ہے اور اس میں کوئی کھلا کھلا نشان ظاہر نہیں ہوتا پھر جب ایک گروہ صادقوں کا اپنی نظر دقیق سے ایمان لے آتا ہے اور عوام کالانعام باقی رہ جاتے ہیں تو ان پر حجت پوری کرنے کے لئے یا اُن پر عذاب نازل کرنے کے لئے نشان ظاہر ہوتے ہیں مگر ان نشانوں سے بہت لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں جو پہلے ایمان لاچکے تھے اور بعد میں ایمان لانے والے بہت کم ہوتے ہیں کیونکہ ہر روز تکذیب سے ان کے دل سخت ہوجاتے ہیں اور اپنی مشہور کردہ رائوں کو وہ بدل نہیں سکتے آخر اسی کفر اور انکار میں واصل جہنم ہوتے ہیں۔

(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۳۷ و ص ۳۳۸)

(باقی)

یوم مسیح موعود علیہ السلام کے موقع پر لجنات اماء اللہ کی طرف سے جلسوں کا انعقاد

۲۳ مارچ کو پاکستان کے طول و عرض میں مختلف لجنات نے بڑے اہتمام کے ساتھ یوم مسیح موعود منایا۔ جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت مبارکہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ اور حضور کی عظیم الشان اسلامی خدمات کا تذکرہ بذریعہ تقاریر کیا گیا۔ اس وقت تک مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے جلسے منعقد کرنے کی اطلاع موصول ہوتی ہے۔

(۱) جڑانوالہ (۲) چک ۱۲۱/ج ب (۳) وزیرآباد (۴) بشیرآباد (۵) حیدرآباد (۶) کنری (۷) ملتان (۸) نورنگر فارم (۹) بہاولپور (۱۰) محمودآباد اسٹیٹ (۱۱) شیخوپورہ (۱۲) ڈیرہ غازیخان (۱۳) جنڈی (۱۴) کروندی (۱۵) چک منگلا (۱۶) چک ۳۳ (۱۷) سکھر (۱۸) سانگھڑ (۱۹) پیر محل (۲۰) کراچی

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ احمدیہ کے سالانہ تقریری مقابلے

امسال جامعہ احمدیہ کے سالانہ تقریری مقابلے ۲۳، ۲۴، ۲۵ مارچ بالترتیب اُردو، انگریزی، عربی زبان میں منعقد ہوئے۔

تقاریر کا معیار غیر معمولی طور پر گزشتہ سالوں سے کافی بہتر تھا جسے پروگرام میں باقاعدگی سے شامل ہونے والے سامعین نے خوب سراہا۔ خاص طور پر عربی تقریری مقابلہ کو بہت پسند کیا گیا۔ مہمان خصوصی محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے عربی زبان کے مقررین کو یوں خراجِ تحسین پیش کیا کہ "میں نے انہیں مادری زبان کی طرح عربی بولتے ہوئے سُنا ہے"۔

علاوہ ازیں دیگر معززین بھی ان مقابلوں میں شامل ہو کر طلباء کی حوصلہ افزائی فرماتے رہے اور ذاتی جیب سے نقد انعامات سے نوازا۔

چنانچہ محترم ملک رشید احمد صاحب اور ان کے برادر محترم ملک منیر احمد صاحب (آف کراچی) نے آٹھ صد روپے کے نقد انعامات ہر سہ زبان میں نمایاں امتیاز حاصل کرنے والے مقررین کے لئے عنایت فرمائے۔ نیز ہر سال جامعہ کے علمی مقابلہ جات کے لئے ایک ہزار روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین

ان انعامات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

اردو تقریری مقابلہ:۔

اوّل:۔ حافظ مظفر احمد ۔/۱۰۰ روپے نقد انعام

دوم:۔ طارق محمود طارق ۔/۵۰ روپے نقد انعام

انگریزی تقریری مقابلہ:۔

اوّل:۔ محمد علی کائرے ۔/۱۰۰ روپے نقد انعام

دوم:۔ محمد بن صالح ۔/۵۰ روپے نقد انعام

عربی تقریری مقابلہ:۔

اوّل:۔ طارق محمود طارق ۔/۲۰۰ روپے نقد انعام

دوم:۔ حافظ مظفر احمد ۔/۱۵۰ روپے نقد انعام

سوم:۔ مبارک احمد ناصر ۔/۱۰۰ روپے نقد انعام

حوصلہ افزائی:۔ خیر الدین ۔/۵۰ روپے نقد انعام

عربی نظمیں پڑھنے پر منصور احمد مبشر کو ملک صاحبان نے ۔/۵۰ روپے نقد خصوصی انعام دیا۔ مہمان خصوصی محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے واپس جا کر لائلپور میں خطبہ جمعہ کے دوران جامعہ کی اس پُرکیف تقریب کا احسن رنگ میں ذکر فرمایا اور جامعہ کے طلباء کی عربی تقاریر کی تعریف فرمائی۔ علاوہ ازیں امسال مثالی طالب علم کا ایک انعام مقرر تھا جو سب سے زیادہ انعامات حاصل کرنے والے طالب علم حافظ مظفر احمد کو دیا گیا۔ حافظ صاحب نے نو (۹) مقابلوں میں امتیاز حاصل کرتے ہوئے ۔/۳۶۴ روپے کی مالیت کے انعامات حاصل کئے۔ بارک اللہ لھم۔

{ الامین للجمعیۃ العلمیۃ
بالجامعۃ الاحمدیۃ ۔ ربوہ }

پنشن کے بعد دوبارہ خدمتِ دین کا موقع ملنے پر شکرانہ

ہمارے تعلیم الاسلام کالج کے ایک پروفیسر کو پنشن کے بعد دوبارہ صدر انجمن احمدیہ میں خدمت دین کا موقع ملا ہے۔ اس خوشی میں شکرانہ کے طور پر انہوں نے اپنی پہلی تنخواہ سے ۔/۶۷ روپے تعمیر مساجد کے لئے ادا فرمائے ہیں۔ قارئین کرام کی خدمت میں ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ جملہ احباب کو اپنی ہر خوشی میں خدا تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کا خیال رکھنا چاہیئے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

خدا تعالیٰ کا احسان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کشتی نوح میں فرماتے ہیں:۔

"خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے"۔

قیادتِ تعلیم کے زیر اہتمام سہ ماہی دوم کے امتحان کے لئے پارہ ۱۶ کا صرف ربع اوّل شاملِ نصاب ہے۔ اگر آپ صرف ایک آیت کا ترجمہ روزانہ یاد کریں تو آسانی سے امتحان میں شریک ہو سکتے ہیں۔ یہ ایسی مشکل بات نہیں جو آپ نہ کر سکیں۔ سہ ماہی دوم کا امتحان انشاء اللہ ۲۷، ۲۹ احسان/جون کو ہوگا۔

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

مجالس انصار اللہ کے ناظمین و زعماء کرام سے گزارش

مجلس انصار اللہ کی سہ ماہی دوم شروع ہے۔ تمام ناظمین و زعماء کرام سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی مجلس کے بجٹ کی وصولی کا جائزہ لیں کہ کیا ان کے چندوں کی وصولی باقاعدہ اور تسلی بخش ہے؟ نیز وصول شدہ چندہ ہر ماہ کی دس تاریخ تک مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ (قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

دُعائے مغفرت

میری چچی جان ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد منیر صاحب بقضائے الٰہی مورخہ ۲۱ اپریل کو وفات پا گئی ہیں۔ اِنّا للہ و اِنّا الیہ راجعون۔ مرحومہ بہت ہی نیک اور پابند صوم و صلوٰۃ خاتون تھیں۔ رمضان کے مہینہ میں روزہ رکھ کر اپنے گاؤں سے تقریباً پانچ میل کا فاصلہ طے کر کے گھسیٹ پورہ میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے جایا کرتی تھیں۔ موصیہ تھیں۔

جنازہ ربوہ لایا گیا اور حضور کی اجازت سے نماز جنازہ محترم مولوی خورشید احمد صاحب صدر عمومی ربوہ نے پڑھائی۔ بعد نماز عصر مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب نائب امیر جماعت لائل پور نے دعا کرائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(از طرف ۔ نثار احمد 353/B ایپلز کالونی لائل پور)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ خاکسار کے والد محترم جناب مولوی احمد الدین صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ جھنگ صدر بعارضہ تبخیر معدہ اور بخار بیمار ہیں۔ کمزور بہت ہو گئے۔ احباب کرام دُعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل خاص سے ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے (آمین)

(جمال الدین احمد ایجنٹ روزنامہ الفضل جھنگ صدر)

۲۔ میری بھتیجی شگفتہ بیگم عمر گیارہ سال تین سال سے دماغی مریض ہے۔ علاج معالجہ سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین

(چوہدری محمد ایوب خان بھٹی سکنہ کلسیاں تحصیل و ضلع شیخوپورہ ڈاکخانہ خاص)

۳۔ میری بھانجی راحیلہ بیگم بعمر سوا سال کئی دنوں سے بیمار ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (مقبول احمد بٹ جامعہ احمدیہ ربوہ)

۴۔ میرے والد محترم چوہدری نور احمد صاحب باجوہ چک 30/11-L کا ہرنیا کا آپریشن سول ہسپتال ساہیوال میں ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور کامل صحت عطا فرمائے۔

(انجاز احمد باجوہ چک 30/11-L ڈاکخانہ خاص ضلع ساہیوال)

ہر مجلس کی ماہانہ رپورٹ کارگزاری اگلے ماہ کی پندرہ تاریخ تک ضرور مرکز میں پہنچ جانی چاہیئے۔

{ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ }

دیانت ہمارے ملک سے اِس حد تک اُٹھ چکی ہے کہ ہر شخص دوسرے کو لوٹنے اور نقصان پہنچانے کے درپے ہے

اگر تم کسی کی ایک کوڑی بھی ناحق اُٹھا لیتے ہو تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم بددیانت سمجھے جاؤ گے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الشعراء کی آیات اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ ۝ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ۝ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ تم دوسروں کو پیمانہ پورا بھر کر دیا کرو اور لوگوں کو نقصان پہنچانے والے مت بنو اور ترازو کی ڈنڈی بھی سیدھی رکھا کرو اور انہیں جائز حق سے کم مت دیا کرو۔ اور ملک میں فتنہ و فساد سے کُلّی طور پر مجتنب رہو۔

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم میں شرک کے علاوہ تجارتی بددیانتی کا بھی بڑا زور تھا۔ چونکہ اُن لوگوں کا گذارہ زیادہ تر تجارت پر تھا اِس لئے وہ دھوکا اور فریب سے کام لینے لگ گئے۔ وہ اوّل تو وزن میں کمی کر دیتے تھے جس کے لئے ممکن ہے انہوں نے مختلف قسم کے باٹ رکھے ہوئے ہوں۔ اشیاء لیتے وقت اور قسم کے باٹ استعمال کرتے ہوں اور دیتے وقت اور قسم کے باٹوں سے وزن کرتے ہوں۔ پھر وہ ڈنڈی مارنے میں بھی مہارت رکھتے تھے اور ماپ اور تول دونوں میں لوگوں کو لوٹنے کی کوشش کرتے تھے۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے انہیں تجارتی بددیانتی سے باز رکھنے کی کوشش کی مگر وہ لوگ جنہیں حرام مال کھانے کی چاٹ لگ گئی تھی اس سے کب باز آنے والے تھے انہوں نے اور بھی اپنے ہاتھ رنگنے شروع کر دئے اور آخر وہ وقت آیا جب اُنکا پیمانہ لبریز ہو گیا اور آسمان سے عذاب کے فرشتے ان کی تباہی کے لئے نازل ہو گئے۔

افسوس ہے کہ یہ مرض اِس زمانہ میں بھی بڑے زوروں پر ہے اور دیانت ہمارے ملک سے اِس حد تک اُٹھ چکی ہے کہ ہر شخص چاہتا ہے کہ وہ دوسرے کو جس حد تک ممکن ہو لوٹے اور نقصان پہنچائے۔ گاہک چاہتے ہیں کہ دکاندار کم قیمت وصول کریں اور دکاندار اس کا علاج یہ سوچتے ہیں کہ وہ ناقص اور گندی چیزیں کم قیمت پر گاہکوں کو دے دیتے ہیں ...... بددیانتی صرف اِس چیز کا نام نہیں کہ تم کسی کا ناحق روپیہ لے لیتے ہو بلکہ بددیانتی اس بات کا بھی نام ہے کہ تم کسی کی کوڑی اُٹھا لیتے ہو...... اگر تم ۹۹۹ حصہ آٹا اور ایک حصہ مٹی ملاتے ہو تو وہ بھی ویسی ہی بددیانتی اور گندی عادت ہے جیسے ۵ فیصدی مٹی ملانا۔ نیکی اور بدی دل سے تعلق رکھتی ہے جس طرح اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کی راہ میں اخلاص سے ایک پیسہ دیتا ہے اور وہ یہ امید رکھتا ہے کہ اس کا ایک پیسہ امیر آدمی کے ایک لاکھ روپیہ سے کم نہ سمجھا جائے اور وہ اخلاص سے ایک پیسہ دے کر سمجھتا ہے کہ اُس نے ایک لاکھ روپیہ دینے والے جیسی قربانی کی ہے تو اسی طرح اگر کوئی شخص ۵ فیصدی ٹھگی کرتا ہے تو وہ بھی ٹھگ ہے اور جو ایک حصہ کی ٹھگی کرتا ہے وہ بھی ویسا ہی ٹھگ ہے جس طرح نیکی کی جزا نیّت پر ہے اسی طرح بدی کی سزا بھی نیّت پر ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ یہ نہیں دیکھتا کہ اسی کی راہ میں ایک غریب نے اخلاص سے ایک پیسہ دیا اور دوسرے امیر نے ایک لاکھ روپیہ دیا بلکہ وہ اخلاص دیکھتا ہے اور اس کے مطابق جزا دیتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ یہ نہیں دیکھے گا کہ ایک نے ۵ فیصدی ٹھگی کی ہے اور دوسرے نے آدھ فیصدی بلکہ وہ کہے گا کہ دونوں نے ٹھگی کی ہے ۵ فیصدی ٹھگی کرنے والے نے بھی ٹھگی کی ہے اور ایک حصہ ٹھگی کرنے والے نے بھی ٹھگی کی ہے تقدس اور نجاست کا دل سے تعلق ہوتا ہے اور جس طرح زیادہ نیکی بھی نیکی اور تھوڑی نیکی بھی نیکی سمجھی جاتی ہے اسی طرح زیادہ بدی بھی بدی اور تھوڑی بدی بھی بدی سمجھی جاتی ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۲۳۳، صفحہ ۲۳۴)

چندہ عام اور حصہ آمد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقرر فرمودہ چندہ جات ہیں اور لازمی ہیں (ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

مکرم سردار نور محمد صاحب کی وفات

مکرم بابا نور محمد صاحب سابق خادم مسجد احمدیہ نور مری روڈ راولپنڈی ۱۱ اپریل ۱۹۷۵ء بروز جمعہ ساڑھے پانچ بجے بوقت نماز فجر وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم سو سال سے زائد عمر کے تھے۔ باوجود پیرانہ سالی کے قویٰ آخر دم تک تندرست و توانا رہے۔ مشرقی پنجاب کے شہر سنگرور کے مہاجر تھے۔ خلافتِ ثانیہ کے عہد میں جماعتِ احمدیہ سنگرور کے پریذیڈنٹ محترم مولوی رحمت اللہ صاحب کی تبلیغ سے آپ سکھ قوم سے مسلمان احمدی ہوئے تھے۔ مرحوم دیندار، متقی، پابند صوم و صلوٰۃ، باقاعدہ تہجد گزار بزرگ تھے۔ نمازوں کو باوفا طریق سے مسجد میں آکر باجماعت ادا فرماتے۔ غیر مسلموں میں سے آنے کے باعث ان کا شوقِ عبادت قابلِ رشک تھا۔ فرض نماز کے بعد سُنّت و نوافل ٹھہر ٹھہر کر ذوق و شوق سے ادا کرتے اور دیر تک ادا کرتے رہتے۔ اپنے حلقہ کی مجلس انصار اللہ کے محصّل تھے اور باقاعدگی سے چندہ وصول فرماتے۔ مسجد احمدیہ نور سے ان کو خاص لگاؤ تھا۔ سالہا سال تک مسجد احمدیہ نور کے نقیب رہے۔ باوجود مسجد کے نقیب نہ رہنے کے بھی صحت رہنے تک اذان و تکبیر کہنے کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

۱۱ اپریل ۱۹۷۵ء کو نماز جمعہ کے بعد جماعت احمدیہ راولپنڈی نے کثیر تعداد میں نماز جنازہ ادا کی اور چار بجے شام نعش کو ربوہ لے جایا گیا۔ ۱۲ اپریل کو بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کی سعادت پائی۔ احباب جماعت سے مرحوم کے درجات کی بلندی و مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال۔ راولپنڈی)

ارشاد حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

"امانت تحریک جدید الٰہی تحریک ہے اس میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی۔"

(افسر امانت تحریک جدید۔ ربوہ)

اعلان نکاح

میری بھتیجی عزیزہ نفیسہ قمر بنت میجر ڈاکٹر منیر احمد خالد صاحب (ریٹائرڈ) حال محلہ دار النصر ربوہ کا نکاح ہمراہ ڈاکٹر کریم احمد قمر ابن مکرم میاں عبدالرحیم صاحب محلہ دار النصر ربوہ۔ مسجد دار الذکر لاہور میں مکرم شیخ محمود الحسن صاحب نے پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر ۴ اپریل ۱۹۷۵ء کو بعد از نماز جمعہ پڑھا۔ تقریب رخصتانہ ۹ اپریل ۱۹۷۵ء کو عمل میں آئی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

(ڈاکٹر) شریف احمد۔ راشد ڈینٹل کلینک۔ ربوہ

مظہر ویٹ تھریشر ۱۹۷۴

ایک عدد مظہر ویٹ تھریشر ماڈل ۱۹۷۴ قابلِ فروخت ہے ضرورتمند احباب توجہ فرمائیں۔

چوہدری نذیر احمد

مکان نمبر ۲۲/۱۶ دار الصدر شرقی عقب ہسپتال ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah